بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۴۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲ فتح ۱۳۴۶ ہش ۔ ۲۸ شعبان ۱۳۸۷ھ ۔ ۲ دسمبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۷۲

اخبار احمدیہ

—٭ ربوہ یکم دسمبر ۱۹۶۷ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

—٭ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور قریباً ایک ماہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

—٭ کل مورخہ ۳۰ نومبر کو بذریعہ جناب ایکسپریس مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ اسلام ادا کرنے کے لئے روانہ ہوئے اسٹیشن پر کثیر تعداد میں احباب نے جمع ہو کر اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہا گاڑی روانہ ہونے سے پہلے محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مکرم حافظ صاحب کو کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی توفیق دے۔ اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو آمین

—٭ خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ اختر السلام صاحبہ (اہلیہ سیٹھ محمد سعید صاحب آف کلکتہ) پتہ کی درد سے تشویشناک طور پر بیمار ہو گئی ہیں انہیں کلکتہ ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ مولےٰ کریم انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
خاکسار مبشر احمد طاہر آف پسرور حال ربوہ

—٭ مکرم شیخ محمد انور صاحب مورخہ ۲۷ نومبر کی صبح کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے (ملک قمر الدین فیکٹری ایریا ربوہ)

علمی تقاریر کا اجلاس

کل مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۶۷ء کو بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی زیر صدارت علمی تقاریر کا اجلاس ہوگا مقررین مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری ہوں گے۔ ان کے مضامین علی الترتیب حسب ذیل ہوں گے :-

(۱) کشف و رؤیا اور الہام و وحی کی تعریف (لغوی و اصطلاحی)
(۲) وحی کی اقسام (وحی مطلق اور وحی تشریعی)
(۳) اولیائے امت میں سے بعض بزرگوں کے الہامات و کشوف

احباب اجلاس میں شمولیت فرما کر استفادہ فرمائیں۔
(ابو العطاء جالندھری)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے

دعا سے توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے

"اس سے پیشتر کہ عذاب الٰہی آکر توبہ کا دروازہ بند کر دے توبہ کرو۔ جبکہ دنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے قانون سے نہ ڈریں جب بلا سر پر آپڑے تو اس کا مزا چکھنا ہی پڑتا ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کرے توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقوےٰ اختیار کریں اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عاداتِ انسانی کو شائستہ کریں۔ غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکسار اس کی جگہ لے لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو

یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا الخ

یعنی خدا کی رضا کے لئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے ہم ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔

قصہ مختصر دعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تاکہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

پس یہاں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس قدر عظیم کتاب کو ہم نے رمضان کے مہینے میں نازل کرنا شروع کیا تھا شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰن اور اسے (سارے کے سارے کو) اپنے اپنے وقت پر رمضان کے مہینے میں نازل کرتے رہے ہیں جیسا کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرماہ رمضان میں اللہ تعالےٰ کے حکم سے

جبرائیل علیہ السّلام نزول فرماتے۔

اور میرے ساتھ قرآن کریم کا دَور کیا کرتے۔ اس رمضان میں جتنا حصّہ قرآن کریم کا نازل ہو چکا ہوتا اس کا دَور نزول کے ذریعے جبرائیل علیہ السلام حضرت نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کرتے۔ ایک دفعہ پھر دوسری دفعہ پھر تیسری دفعہ نزول ہوتا رہتا تھا اور آخری سال نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے میرے ساتھ دو دفعہ قرآن کریم کا دَور کیا ہے۔ غرض اتنی عظیم کتاب کا اس مہینے میں بار بار نزول ہونا اور پھر اسی مہینہ میں نزول ہونا بتاتا ہے کہ یہ ماہ بھی بہت سی برکتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ پس فرمایا کہ یہ مہینہ وہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم کے احکام بھی پائے جاتے ہیں۔ اسکے علاوہ اس کا قرآن کریم کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے اور جو قرآنی برکتیں اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان کی ہیں جن کا اختصار کے ساتھ ابھی مَیں نے ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم ان برکتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو رمضان کی عبادتوں سے پُورا پُورا فائدہ اٹھاؤ۔

رمضان میں انسان

رمضان کی عبادات

یعنی روزہ۔ وہ نوافل جو کثرت سے پڑھے جاتے ہیں اور وہ دینی مشاغل جن میں انسان مصروف رہتا ہے مثلاً سخاوت ہے۔ کمزور بھائیوں کا خیال رکھنا ہے۔ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں اس طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔ غرض وہ تمام عبادات جن کا تعلق رمضان سے ہے اگر تم بجالاؤ گے تو تین باتیں تمہیں حاصل ہو جائیں گی۔ تین برکتوں کے تم وارث ہو گے۔ اور وہ تین برکتیں یہ ہیں کہ تمہیں ہدایت ملے گی۔ ہدایت تمہارے دلوں میں بشاشت پیدا کرے گی اور یہ شوق پیدا کرے گی کہ ہدایت کے اس مقام پر ٹھہرنا تو ٹھیک نہیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ استعداد دی ہے کہ ہم ہدایت کی سیڑھیوں پر درجہ بدرجہ بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں تو پھر ہمیں آگے چلنا چاہیئے اور مزید رفعتوں کو حاصل کرنا چاہیئے۔ پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے احکام اور اس شریعت کی برکت اور اس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں تم اپنی ہدایت میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے۔ رمضان میں یہ دروازے زیادہ فراخی کے ساتھ تمہارے اوپر کھولے جائیں گے۔ پھر تم میں سے جو زیادہ سمجھدار اور فراست رکھتے ہیں اور ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے مانا کہ قرآن کریم اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے۔ کامل اور مکمل شریعت ہے اور ہم آنکھیں بند کر کے بھی اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اے خدا جب تُو نے ہمیں عقل اور فراست اور فکر اور تدبّر کا مادہ عطا کیا ہے تو ہماری ان قوتوں اور استعدادوں کو بھی تو تسلّی دے۔ تو اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں پر بھی رمضان کے مہینہ میں بیّنات حکمتیں جو قرآن کریم کے احکام کی ہیں۔ وہ بھی کھولتا ہے۔ علم قرآن اس رنگ میں بھی عطا کیا جاتا ہے اور رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر عطا کیا جاتا ہے۔

پھر چونکہ یہ فرقان ہے۔ ایسے شخص کو جو خلوص نیّت کے ساتھ رمضان کی عبادات بجالاتا ہے اور اس کی عبادات مقبول ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالےٰ فرقان عطا کرتا ہے

فرقان کا لفظ جب ہم انسان کے متعلق استعمال کرتے ہیں تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اُسے ایک نُور عطا کرتا ہے اور اس نور کے استعمال کی توفیق عطا کرتا ہے اور وہ نُور اُسے قربِ الٰہی کی طرف لے جاتا ہے کیونکہ نور ہی نور کی طرف جا سکتا ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ زمینوں اور آسمانوں کا نُور اللہ ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندہ کو رمضان کے مہینہ میں بہتر نُور اور کثرت سے نُور عطا کرتا ہے اور قرب کی راہیں اس پر کھولتا ہے۔

پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ اتنی برکتوں والا مہینہ ہے جو تمہاری روحانی اور جسمانی ترقیات کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے اِس لئے ہم تمہیں یہ کہتے ہیں کہ

فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ

جسے اللہ تعالےٰ زندگی اور صحت میں رمضان دکھائے اس کا فرض ہے کہ وہ رمضان سے فائدہ اُٹھائے اِس لئے جو شخص بھی رمضان میں زندہ ہو اور صحتمند ہو وہ رمضان کے روزے رکھے اور دیگر عبادات بجالائے کیونکہ رمضان کی عبادت محض یہ نہیں کہ انسان بُھوکا رہے۔ بھُوکا رہنے سے خدا کو یا خدا کے بندوں کو کیا فائدہ۔ اگر یہ شخص اُس بھُوکا رہنے کی حکمت کو نہیں سمجھتا اور اس کے لوازم کو ادا نہیں کرتا۔

رمضان کے مہینہ میں ہم خاص طور پر قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور نوافل کی ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جو شخص صحت میں رمضان کا مہینہ پائے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے روزے بھی رکھے۔ نوافل بھی ادا کرے۔ غرباء کا خیال بھی رکھے۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں سخاوت کا مظاہرہ بھی کرے۔ اپنے بھائیوں کی غمخواری اور ان سے ہمدردی بھی کرے۔ تمام بنی نوع انسان سے محبت کا سلوک کرے اور اپنی زبان کو اور دوسرے جوارح کو ان اعمال سے بچائے رکھے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس کثرت تلاوت اور کثرت نوافل اور روزے رکھنے کے نتیجہ میں ہدایت کے۔ بیّنات کے اور نور من اللہ کے سامان پیدا کریگا۔

اللہ تعالےٰ یہاں بیان فرماتا ہے کہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو وہ کسی اَور وقت رمضان کے روزوں کی گنتی کو پُورا کرے۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میرا ارادہ ہے کہ اس طرح مَیں اپنے بندوں کے لئے سہولت کے سامان پیدا کروں۔ مومن وہی ہوتا ہے جو اپنے ارادہ اور خواہش کو چھوڑ دیتا ہے اور خدا کے ارادہ کو قبول کرتا ہے۔ پس یہ مومن کی علامت ہے کہ وہ سفر میں اور بیماری میں اپنی شدید خواہش کے باوجود۔ اپنی اس تڑپ کے باوجود کہ کاش مَیں بیمار نہ ہوتا یا سفر میں نہ ہوتا۔ روزہ نہیں رکھتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نیکی اس بات میں نہیں کہ مَیں بھُوکا رہوں بلکہ نیکی یہ ہے کہ مَیں اپنے ارادہ کو خدا تعالےٰ کے ارادہ کے لئے چھوڑ دوں۔ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ میں ایک تو اس ارادہ

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کے ذریعہ انسان غیر متناہی روحانی جسمانی دینی ترقیات حاصل کر سکتا ہے

اگر ہم خلوصِ نیت سے اس ماہ میں عبادات بجا لائیں تو اللہ تعالےٰ ہمیں ہدایت بینات اور نور عطا فرمائیگا

رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنیکی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۷ء ـــــــ بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ ـ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:ـ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ـ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ـ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ـ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

اس کے بعد فرمایا:ـ

اس آیت کریمہ میں

اللہ تعالےٰ یہ بیان فرماتا ہے

کہ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے ـ یہ ھُدًی ہے یعنی احکام شریعت پر مشتمل نازل کی گئی ہے ـ ہدایت کے معنی اس آسمانی شریعت کے ہوتے ہیں ـ جو اللہ تعالےٰ اپنے کسی محبوب نبی اور رسول کے ذریعہ دنیا میں نازل کرتا ہے تاکہ وہ اپنی استعداد کے مطابق اس کی طرف رجوع کر سکیں اور اس کے انعامات کو حاصل کر سکیں اور اس کا قرب پا سکیں ـ

اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ بیان فرمایا ہے ـ یہ ایک ایسی شریعت آسمانی ہے کہ لِلنَّاسِ ہے جس کا تعلق کسی ایک قوم یا کسی ایک ملک یا کسی ایک زمانہ کے ساتھ نہیں ہر زمان و مکان میں بسنے والے انسانوں سے اس کا تعلق ہے یہ ان کے لئے ایک

کامل اور مکمل شریعت

ہے اور ہدایت کے دوسرے معانی کی رو سے اللہ تعالےٰ یہاں یہ بھی بیان فرماتا ہے کہ یہ ایک ایسی شریعت ہے کہ جو شخص ابتدا میں بعض باتوں کو سمجھتے ہوئے اس پر ایمان لاتا ہے اور اپنی سمجھ کے مطابق اس پر عمل کرتا ہے ـ یہ کتاب اس کے دل پر مزید روحانی ترقی کا شوق پیدا کرتی ہے ـ اور مزید روحانی ترقی کی تڑپ کو پورا کرنے کے سامان بھی اس میں پائے جاتے ہیں ـ اللہ ہر وقت ایسے انسان کے ساتھ رہتا ہے ـ اور اس کی روحانی راہ نمائی کرتے ہوئے بلند سے بلند مقام تک اسے پہنچاتا چلا جاتا ہے ـ اور ایسے انسان کا اللہ تعالےٰ کے فضل سے انجام بخیر ہو جاتا ہے اور وہ اس کی رضا کی جنت میں داخل ہو جاتا ہے

پھر فرمایا کہ یہ صرف ھُدًی لِّلنَّاسِ ہی نہیں بلکہ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى بھی ہے ـ

واضح دلائل اور حکمتیں

بتا کر اپنی شریعت (اپنے احکام کو) منوانے والی کتاب ہے ـ دنیا میں بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں جو دین العجائز کو اختیار کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی رحمتوں سے حصہ وافر پاتے ہیں ـ لیکن بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے عقل اور فراست دی ہوتی ہے ـ فکر اور تدبر کے وہ عادی ہوتے ہیں ـ اگر ان لوگوں کی تسلی کا سامان بھی اس کتاب میں نہ ہوتا ـ تو وہ ٹھوکر کھا جاتے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہم نے ایسے ذہنوں کی ترقی کا سامان بھی اس میں کر دیا ہے ـ یہ کتاب حکمت اور دلائل کے ساتھ اپنے احکام کو منواتی ہے ـ اور یہ کتاب ایسی ہے جو فرقان ہے یعنی حق اور باطل میں تمیز کرنے والی ہے (جہاں تک اعتقادات کا سوال ہے) اور عمل صالح اور ایسے عمل کے مابین جو فساد سے پُر ہو امتیاز کرنیوالی ہے ـ اس کی تعلیم ہمیں بتا دیتی ہے ـ کہ یہ اعمال ایسے ہیں جو خدا تعالےٰ کو محبوب ہیں اور یہ ایسے ہیں جن میں فساد پایا جاتا ہے اور فساد کو پسند کرنے والا اور فساد سے پیار کرنے والا شیطان ہی انہیں پسند کر سکتا ہے ـ اگر تم اللہ تعالےٰ کی محبت کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس قسم کے فساد والے اعمال سے تمہیں پرہیز کرنا ہوگا ـ یہ کتاب عمل صالح اور عمل غیر صالح (جسے عربی زبان میں طالح بھی کہا جاتا ہے) کے درمیان فرق کر کے دکھا دیتی ہے

کا اظہار کیا گیا ہے دوسرے اس ارادہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ مَیں نے رمضان کی عبادتیں تم پر اس لئے واجب کی ہیں اور قرآنِ کریم کی شریعت تم پر اس لئے نازل کی ہے کہ تم پر میرے قرب کی وہ راہیں کھُلیں جو تمہاری روحانی خوشحالی کا باعث ہوں۔ اور جو مشکلات تمہاری روحانی تشنگی کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہیں ان سے تم محفوظ ہو جاؤ۔ پس تمہیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں لیکن

ایک معنی یہ بھی ہیں

کہ تا تمہاری زندگی کے یہ چند روز جو تم اس دنیا میں گزارتے ہو اپنے کمال کو پہنچ جائیں۔ کمال کے معنے عربی میں یہ ہوتے ہیں کہ جس غرض کے لئے کوئی چیز پیدا کی گئی ہے وہ غرض پوری ہو جائے اور انسان کو جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے خدا تعالےٰ کی بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ سارا انتظام مَیں نے اس لئے کیا ہے کہ تا تم اس غرض کو پُورا کر لو اور اپنے اس مقصد کو حاصل کر لو جس غرض کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے اور جو مقصد تمہارے سامنے رکھا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ اگر تم واقعہ میں خلوص نیّت سے یہ عبادتیں بجا لاؤ گے تو میری طرف سے ہدایت اور بیّنات اور نُور کو حاصل کر لو گے لیکن شیطان خاموش نہیں رہے گا وہ کوشش کرے گا کہ تمہیں اس مقام سے گِرا دے۔ پس اپنی ہدایت کو قائم رکھنے کے لئے اور ان نعماء کو زوال سے بچانے کے لئے جو اللہ تعالےٰ رمضان کے مہینہ میں تمہیں عطا کرے ایک گُر ہم بتاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ کہ ہدایت اور روشنی اور حکمت سیکھنے کے بعد تمہارے دل میں کبر نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ تمہیں یہ خیال نہیں ہونا چاہیئے کہ تم نے اپنی کسی خوبی کے نتیجہ میں اس مقام کو حاصل کیا ہے بلکہ جب بھی اللہ تعالےٰ کی کوئی نعمت تم پر نازل ہو تُكَبِّرُوا اللّٰهَ تم اللہ تعالےٰ کی کبریائی اور اس کی عظمت کو بیان کرو اور

اپنے نفس کو بھول جاؤ

اِس طرح وہ نعمتیں جو تمہیں عطا کی جائیں گی انجام تک تمہارے ساتھ رہیں گی تمہارا انجام بخیر ہو گا اور یہ طریق ہے شُکر ادا کرنے کا۔ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اس کے بغیر تم اللہ تعالےٰ کا شُکر ادا نہیں کر سکتے۔ اگر اللہ تعالےٰ تمہیں اپنے فضل سے کوئی ہدایت یا بیّنہ یا کوئی نُور عطا کرتا ہے اور تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ تمہاری کسی خوبی کے نتیجہ میں تمہیں ملا ہے تو تم شُکر کس کا ادا کرو گے۔ تم اپنے نفس کا ہی شکر ادا کرو گے نا۔ لیکن اگر تم اس یقین پر قائم ہو کہ جو ہدایت بھی ہمیں ملتی ہے صراطِ مستقیم کی شناخت کے رنگ میں یا حکمتوں کے نزول کے رنگ میں یا اُس نُور کے رنگ میں جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور انسان کے دل کو منوّر کر دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے قُرب کی راہوں کو کھولتا ہے یہ سب کچھ تمہاری کسی خوبی کے نتیجہ میں نہیں بلکہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہے اور اس سے اس کی عظمت اور اس کی کبریائی ثابت ہوتی ہے۔ پس اگر تم ہدایت پانے کے بعد خدا تعالےٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی کا اعلان کرو گے اور

خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی

کو اپنے دلوں میں محسوس کرو گے اور اپنے نفس کو اس کی راہ میں مٹا دو گے تب تم شُکر کرنے کے قابل ہو گے ورنہ تم شُکر کے قابل نہیں ہو گے۔ تمہارا شُکر زبانوں پر تو ہو گا لیکن تمہارے دل اور تمہارے اعمال اور تمہاری رُوح اور تمہارے جوارح خدا تعالےٰ کا شُکر ادا نہیں کر رہے ہوں گے۔ پس اگر تم خدا تعالےٰ کا شکر گزار بندہ بننا چاہتے ہو تو جب بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہیں کوئی نعمت ملے تُكَبِّرُوا اللّٰهَ اللہ تعالےٰ کی کبریائی اور عظمت کا اعلان کرو اور اپنے دل اور سینہ میں اس عظمت کے احساس کو زندہ اور اجاگر اور شدّت کے ساتھ قائم کرو اور تم شُکر گزار بندے بن جاؤ۔ اور جب تم خدا تعالےٰ کے شُکر گزار بندے بن جاؤ گے تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے وہ تمہیں مزید نعمتیں عطا کرے گا۔ مزید ترقیات کے دروازے تم پر کھولے گا۔ مزید حکمتیں اور علومِ قرآنی تمہیں عطا کرے گا اور تمہارے نُور میں اَور زیادہ نورانیت پیدا کرے گا اور پھر ایک حسین اور مفید چکّر اور دائرہ قائم ہو جائے گا۔ تم خدا تعالےٰ سے نعماء حاصل کرتے رہو گے اور اپنی ہدایت اور اپنی فراست اور اپنی روحانیت کے نتیجہ میں ہر موقع پر اپنے نفس کو قربان کر کے اللہ ہی کی عظمت اور کبریائی کا اعلان کرو گے۔ اور اس طرح اس کا شُکر ادا کرو گے تو پھر وہ اَور نعمتیں تمہیں دے گا۔ پھر تم اَور شُکر ادا کرو گے تو وہ اَور نعمتیں تمہیں عطا کرے گا۔ غرض رمضان کے مہینہ میں ایک ایسا دائرہ شروع ہو جاتا ہے جو

غیر متناہی روحانی اور جسمانی۔ دینی اور دنیوی ترقیات کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے اور انسان کسی مقام پر ٹھہرتا نہیں اور انسان کا دشمن شیطان جو کبھی نفسِ امّارہ کی سرنگ سے اور کبھی بیرونی حملوں کے ذریعہ انسان کو خدا سے دُور کرنا چاہتا ہے وہ اپنے تمام حملوں میں ناکام ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ہمیشہ ہی شیطانی حملوں سے بچائے رکھے اور محفوظ رکھے*

سجا رہا ہوں نئے پھُول مَیں چمن کے لئے

نہ راہ ہے مجھے مطلوب اپنے فن کے لئے
نہ کوئی دادِ سُخن - کاوشِ سُخن کے لئے

لہو میں اپنے سمو کر جگر کے داغ تمام
سجا رہا ہوں نئے پھُول مَیں چمن کے لئے

جو تم ہے آنکھ تری - تُو مرا مخاطب ہے
میرا کلام نہیں شیخ و برہمن کے لئے

یہ کہہ کے اُڑ گیا شاہیں بلندیوں کی طرف
کہ آشیانہ ضروری نہیں چمن کے لئے

دیارِ غرب کے سُورج کے پُوجنے والو
یہ آفتاب ہے بیتاب خود گہن کے لئے

اگرچہ قُربِ مجالس سے سرفراز ہوں میں
ترس گئی ہے میری رُوح ہم سُخن کے لئے

گو آج اہلِ وطن بازِ زلیست ہیں اختر
وطن ہے میرے لئے اور مَیں وطن کے لئے

عبدالسلام اختر ایم اے

دارالافتاء ربوہ

رمضان کے روزے

فلسفہ — اور — مسائل

(مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد معاون مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزہ فارسی لفظ ہے۔ یہ عربی لفظ صوم کا متبادل ہے۔ صوم کے معنے رکنے کے ہیں۔ شرعی مفہوم کے لحاظ سے طلوع فجر سے لے کر سورج غروب ہونے تک کھانے پینے اور جنسی تعلقات سے رکے رہنے اور ان سے اجتناب کرنے کو صوم کہتے ہیں۔ روزہ کے دو فرض ہیں نیت اور مذکورہ بالا تینوں کاموں سے رکنا۔ روزہ شعبان ۲ھ میں فرض ہوا۔ اس سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے طور پر چند ایام کے روزے رکھا کرتے تھے۔ مثلاً عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ آپ رکھا کرتے تھے۔ یا بعثت سے پہلے آپ غارِ حرا میں عبادت کرنے جاتے تو وہاں روزے بھی رکھتے۔

روزہ کے فوائد

روزہ کے بڑے فائدے ہیں خدا تعالیٰ کو یہ عمل بہت ہی پیارا ہے اور اسے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے لئے بطور کلید کے قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ذریعہ انسان کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ گویا روزہ نورِ بصیرت کو بڑھاتا ہے۔ قوتِ فکر کو جلا بخشتا ہے۔ اور کشف الحقائق میں ممد ہوتا ہے۔

تمام مذاہب اور تمام انبیاء کسی نہ کسی شکل میں روزہ کی اہمیت کو تسلیم کرتے چلے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کھانے پینے اور توالد و تناسل کی احتیاج سے پاک ہے۔ انسان روزہ رکھ کر ایک گونہ اللہ تعالیٰ کی اس تنزیہی صفت کی نقل کرتا ہے۔ اور اس طرح اپنے امکان کے مطابق اس کا مظہر بننے اور اس کی صفات کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔

سچی عبادت کا تقاضہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر رنگ کی قربانی کے لئے آمادہ رہے اور اس کی تیاری کرتا رہے۔ زکوٰۃ اگر مالی قربانی کی علامت ہے تو روزہ بدنی اور نفسانی خواہشات کی قربانی کے لئے ایک علامتی نشان ہے۔ گویا روزہ دار اقرار کرتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اسے بھوکا پیاسا بھی رہنا پڑے۔ تو وہ اس سے دریغ نہیں کرے گا۔ کیونکہ اپنی خواہشات کا پورا کرنا یا انہیں ترک کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہونا چاہیئے۔ اور اسے صرف خدا کا شکر رہنا چاہیئے۔

روزہ اس حقیقت کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ کہ جب انسان اللہ کی خاطر حلال اور جائز چیزوں کو چھوڑ سکتا ہے۔ تو حرام اور اخلاقاً ناپسندیدہ چیزوں کو تو بطریق اولیٰ وہ ترک کرنے کے لئے تیار ہو گا۔ گویا روزہ تقوے کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ اسی سے خوش اخلاقی عفت و دیانت، نیک چلنی اور تزکیہ نفس کی توفیق ملتی ہے۔

روزہ کم خوری صبر اور برداشت کی عادت ڈالتا ہے تاکہ مشکل وقت میں انسان نازک صورت حال سے عہدہ برآ ہونے میں کوئی دقت محسوس نہ کرے۔ گویا روزہ صبر، جرأت اور شجاعت کی قوتوں کو نشوونما دیتا ہے۔ صحت کے برقرار رکھنے میں فاقہ کی طبی اہمیت مسلم ہے۔ اگر اعتدال پیشِ نظر رہے تو اس سے صحت کو نمایاں فائدہ ہو گا۔

روزہ سے غربا کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ اور ان کی مدد کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے اور اس طرح اقتصادی اور طبقاتی مساوات کے رجحانات کو فروغ ملتا ہے۔

اسلام چونکہ فرد اور جماعت دونوں کی اہمیت اور مقام کو اپنا اپنی جگہ تسلیم کرتا ہے۔ اور کسی ایک کو دوسرے کے لئے خطرہ بننے کی اجازت نہیں دیتا اس لئے اس نے ہر دائرہ میں اس اصول کو مدنظر رکھا ہے۔ فرد اور جماعت دونوں کو آگے بڑھنے کے مواقع بہم پہنچائے ہیں۔ اسی کے مطابق روزہ کی عبادت انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی اور فرض روزہ کے لئے رمضان کے مہینہ کا تعین اجتماعی عبادت کے اسی اصول کی نمائندگی کرتا ہے۔ تاکہ سب کو بیک وقت حصولِ برکت کے یکساں مواقع مہیا کئے جائیں۔ نیز اس عبادت کے بجا لانے میں لوگوں کو ایک دوسرے سے مدد ملے۔ کیونکہ زیادہ آبادی جب روزہ سے ہوگی۔ اور عام معمول کے خلاف سویرے اٹھے گی۔ تو کمزور اشخاص کو بھی اس سے تحریک ہوگی۔ اور وہ بھی روزہ رکھنے کی کوشش کرینگے اس طرح سب کو حسن عمل اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شرکت کی توفیق ملے گی

فرض اور نفل کے روزے

چار قسم کے روزے فرض ہیں (۱) ماہ رمضان کے روزے (۲) قضا کے روزے (۳) نذر کے روزے (۴) کفارہ کے روزے یعنی عمداً روزہ توڑ دینے، غلطی سے کسی کو قتل کر دینے یا ظہار کے ساٹھ روزے۔ اسی طرح تمتع یا قرآن کے دس روزے بھی کفارہ کی قسم میں شمار ہوتے ہیں۔

فرض روزوں کے علاوہ نفل روزے رکھنا بھی بڑے ثواب کا موجب ہے۔ خصوصاً مندرجہ ذیل دنوں میں روزے رکھنا بہت ہی بابرکت ہے۔ دو شوال سے ۷ شوال تک چھ روزے۔ اس طرح رمضان کے روزوں سمیت چھتیس روزے ہوں گے اور حسب ارشاد الٰہی ایک روزہ کے بدلہ میں دس روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ اس طرح ۳۶ روزوں کے بدلہ میں ۳۶۰ دن کا ثواب ملے گا۔ جو ایک سال بنتا ہے۔ اس طرح رمضان سمیت شوال کے چھ روزے رکھنے والے نے ثواب کے لحاظ سے گویا سال بھر کے روزے رکھے"۔ نویں ذی الحج یعنی یوم عرفہ کا روزہ لیکن جو حج کے لئے اس دن میدان عرفات میں ہے اسے وہاں اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ لیکن اس کے ساتھ نویں اور گیارھویں کو بھی روزہ رکھنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ایام بیض کے روزے یعنی ہر چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزہ رکھنا جبکہ راتیں پوری چاندنی ہوتی ہیں۔ اسی طرح ہر جمعرات یا سوموار کو روزہ مستحب ہے۔

نفلی روزہ رکھ کر بوقت ضرورت توڑ دینے سے اس کی قضا ضروری نہیں ہوتی مندرجہ ذیل دنوں میں روزہ رکھنا سخت ناپسندیدہ بلکہ منع ہے۔ عید الفطر کے دن یعنی یکم شوال کو اور ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ذوالحجہ کو کیونکہ ان میں پہلا دن عید کا ہے باقی ایام تشریق یعنی قربانی اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ روزہ کے لئے جمعہ کا دن مخصوص کرنا ٹھیک نہیں۔ شعبان کے آخری دنوں میں نفلی روزے بھی ناپسندیدہ ہیں۔

رمضان کے روزے

رمضان کے روزے ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت رمضان کے روزوں کا منکر مسلمان نہیں اور عمداً ان کا تارک فاسق اور گنہگار ہے۔

قطعہ

سہانی آخرِ شب کی گھڑی ہے
اُٹھ اے غافل! تجھے نیند آ گئی ہے
خدا بیدار ہے خوابیدہ ہے تو
تقاضائے محبت کیا یہی ہے؟

سعید احمد اعجاز

رمضان کے روزے نیا چاند دیکھنے سے شروع ہوں گے۔ ۲۹ شعبان کو اگر چاند نظر آئے تو سب روزہ رکھیں۔ اگر مطلع ابر آلود ہو۔ کہر اور دھند ہو تو ایک معتبر آدمی خواہ مرد ہو یا عورت کی گواہی کافی ہوگی۔ ریڈیو کی خبر بھی معتبر ہے۔ ایک علاقہ جس کا افق ایک ہے اس میں رہنے والے اِس رویت کے پابند ہیں۔ البتہ دُور کے رہنے والے اس کے پابند نہیں وہ اپنی رویت کے مطابق عمل کر سکتے ہیں۔ آج کل چونکہ پیغام رسانی کے ذرائع زیادہ وسیع اور یقینی نکل آئے ہیں اِس لئے رویت کا حلقہ کچھ بڑھ جائے گا۔ پرانے زمانہ میں حالات کے اعتبار سے رویت کا رقبہ خاصہ محدود تھا۔ اگر مطلع صاف ہو تو پھر ایک آدھ آدمی کی گواہی کافی نہیں ہوگی بلکہ کافی لوگ چاند دیکھیں تو روزہ رکھنے کا فیصلہ ہوگا۔ اگر ۲۹ شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو پھر یہ مہینہ ۳۰ کا شمار ہوگا اور اگلے دن رمضان کا پہلا روزہ ہوگا۔

عید کے چاند کے لئے دو معتبر آدمیوں کی گواہی کافی ہے بشرطیکہ مطلع ابر آلود ہو ورنہ زیادہ لوگ چاند دیکھیں تب عید ہوگی۔ اگر ۲۹ کو چاند نظر نہ آئے تو پھر اس مہینہ کے تیس دن ہوں گے۔ اگر رمضان کے پہلے روزے کا صبح صبح پتہ نہ چلے بلکہ دوپہر کے بعد خبر ملے کہ کل چاند ہو گیا تھا اور آج یکم رمضان ہے تو اس دن کے روزے کی قضاء ضروری ہوگی۔ لیکن اگر دوپہر سے پہلے پتہ چل جائے تو جس نے طلوعِ فجر کے بعد سے کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ اس دن کا روزہ رکھے کیونکہ دن کا زیادہ حصّہ روزہ میں گزارنے کا اسے موقع مل گیا ہے۔

روزہ کے مسائل

مسافر کے لئے حکم ہے کہ وہ دورانِ سفر میں روزہ نہ رکھے بلکہ جتنے دن وہ سفر میں رہا ہے اتنے دن رمضان کے بعد کسی مہینہ میں روزہ رکھ لے۔ ہاں اگر وہ کسی جگہ قیام کرے خواہ اس کا قیام عارضی اور ایک دو روز کا ہی کیوں نہ ہو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔ اگر پندرہ یا زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو تو پھر روزہ رکھنا فرض ہے۔ سفر کی کوئی حد مقرر نہیں جسے انسان سفر اور پردیس سمجھتا ہے وہ سفر ہے۔ بہرحال احتیاط کے لحاظ سے ۱۲½ میل سے کم سفر میں روزہ نہ چھوڑے۔ اسی طرح اگر روزہ رکھ کر انسان سفر کے لئے نکلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے گھر واپس آ جانے کا ارادہ ہو تو بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔ جس شخص کا روزگار ہی سفر سے وابستہ ہو مثلاً گارڈ یا انسپکٹر یا پھیری والا تو وہ روزہ رکھے اس کا یہ سفر سفر شمار نہ ہوگا۔

بیمار بھی روزہ نہ رکھے البتہ تندرست ہونے پر بعد میں ان کی قضاء کرے۔ اگر انسان دائم المریض یا بہت بوڑھا ہو گیا ہو تو اس پر روزوں کی قضاء واجب نہیں۔ اسی طرح دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت اگر سمجھے کہ روزہ رکھنے کی صورت میں اس کی یا بچہ کی صحت پر ناخوشگوار اثر پڑے گا تو وہ بھی روزہ نہ رکھیں۔ اور اگر بعد میں بھی ان کو قضاء کا موقع نہ ملے تو وہ معذور ہیں لیکن فدیہ ادا کریں۔

جو مرد یا عورت بوجہ بیماری بڑھاپا یا دودھ پلانے یا حاملہ ہونے روزوں کی قضاء نہیں کر سکتے وہ بشرطِ استطاعت فدیہ ادا کریں یعنی ایک روزہ کے بدلہ کسی غریب کو دونوں وقت صبح و شام کا کھانا کھلائیں یا اس کی قیمت ادا کریں۔ اگر فدیہ ادا کرنے کی بھی طاقت نہیں تو وہ عند اللہ معذور ہیں اُن سے کوئی بازپُرس نہیں۔

مزدور کسان اور طالب علم اپنے کام اور محنت کی وجہ سے روزہ افطار نہ کریں بلکہ روزہ رکھیں۔ ہاں اگر کمزوری اتنی بڑھنے لگے کہ وہ کام چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں تو پھر روزہ نہ رکھیں اور بشرطِ استطاعت اس کے بدلہ میں فدیہ ادا کریں۔

جو لوگ روزے رکھتے ہیں اور پھر فدیہ بھی ادا کرتے ہیں وہ بہت بڑے اجر اور ثواب کے مستحق ہیں۔ یہ بہت ہی بابرکت اور سب سے افضل صورت ہے۔ اگر میت کے ذمہ روزے ہوں تو ان کا فدیہ ادا کرنا بھی موجب ثواب و برکت ہے، اور مرنے والے کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔

ماہواری ایّام یا بچہ کی پیدائش کے بعد حیض یا نفاس کی جو حالت ہوتی ہے اس میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اور اگر روزہ کے دوران میں ماہواری شروع ہو جائے تو روزہ جاتا رہتا ہے۔ ان دنوں کی قضاء واجب ہے کیونکہ یہ چند دن ہوں گے جن کی قضاء کرنی مشکل نہیں۔ البتہ ایسی عورت پر نماز فرض نہیں اور نہ ہی اس کی قضاء واجب ہے کیونکہ روزانہ پانچ نمازوں کے حساب سے ان کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے جس سے قضاء میں خاصی دقّت پیش آ سکتی ہے اور اسلام تنگی اور حرج کا روادار نہیں۔

اگر کوئی جنبی ہے خواہ مرد ہو یا عورت اور طلوعِ فجر سے پہلے نہا نہیں سکا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے یہ حالت روزہ کی نیت میں روک نہیں وہ روزہ رکھنے کے بعد نہا سکتا ہے۔ اسی طرح دن کو اگر کوئی سوئے اور نیند میں احتلام ہو جائے تو اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ جلد نہانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اگر کوئی بھول جائے اور کھا پی لے تو روزہ باقی رہتا ہے۔ البتہ اگر کوئی غلطی سے روزہ کھول لے تو گو گناہ نہیں لیکن قضاء ضروری ہے۔ مثلاً بادل ہے سورج نظر نہیں آتا۔ اس خیال سے کہ سُورج غروب ہو گیا ہے اُس نے روزہ کھول لیا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ سورج تو ابھی باقی ہے تو روزہ جاتا رہے گا۔ اور قضاء واجب ہوگی۔

انیما کرنے اور ٹیکہ لگانے اور جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے البتہ اگر خود بخود قے آ گئی یا چیچک کا ٹیکہ لگوایا یا سادہ برش یا مسواک کیا یا تیل کی مالش کی یا نہایا۔ یا خوشبو سونگھی یا سُرمہ ڈالا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں اگر قے کی وجہ سے کمزوری بڑھ گئی ہو اور طبیعت علیل لگتی ہو تو روزہ کھول سکتا ہے۔ اسی طرح دن کے وقت سرمہ لگانا بھی پسندیدہ نہیں۔

جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ لے اس پر اس روزہ کی قضاء کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہے یعنی اس کوتاہی کے تدارک کے لئے وہ مسلسل ساٹھ روزے رکھے۔ اگر یہ نہ کر سکے تو ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلائے۔ اکٹھے بٹھا کر کھانا کھلانا زیادہ بہتر ہے لیکن یہ بھی جائز ہے کہ متفرق طور پر کھلائے یا ایک غریب کو ساٹھ دن کھانا دے یا اس کی قیمت ادا کر دے یا یہ قیمت مرکز میں بھجوا دے۔

سحری دیر سے کھانی چاہیئے اور سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لینا چاہیئے۔ دیر سے سحری کھانے اور جلد افطار کرنے میں برکت ہے۔ تاہم سحری کھانا کوئی روزہ کی شرط نہیں بغیر سحری کھائے بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھجور اور پانی سے روزہ کھولا کرتے تھے۔ ایک آدھ کھجور کھائی اور پانی پی لیا۔ اس کے بعد آپؐ نماز ادا کرتے تھے اور پھر معتدل کھانا تناول فرماتے۔ روزہ کھولتے ہوئے مندرجہ ذیل دعا پڑھنی مستحب ہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

رمضان میں خصوصاً رات کے وقت بکثرت نوافل پڑھنا تراویح میں شامل ہونا نماز تہجد کی پابندی کرنا قرآن سُننا اور پڑھنا بڑے ثواب کا موجب ہے اسی طرح آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا مسنون ہے۔ بیس کی صبح یا شام کو اعتکاف شروع کیا جائے اور عید کا چاند دیکھنے پر اعتکاف ختم کر کے گھر آ جائے۔ دس دن سے کم بھی اعتکاف جائز ہے۔ البتہ ایک دن سے کم عرصہ کا اعتکاف درست نہیں۔ اعتکاف کے معنے ہیں روزہ رکھ کر عبادت کی نیت سے مسجد میں قیام کیا جائے۔ معتکف کے لئے حوائج ضروریہ کے علاوہ کسی اور ضرورت سے مسجد سے نکلنا جائز نہیں یہاں تک کہ عام نہانے اور بال کٹوانے کے لئے بھی مسجد سے باہر نہیں آنا چاہیئے۔ البتہ وضو یا غسل جنابت کے لئے مسجد سے نکلنا جائز بلکہ ضروری ہے۔ اگر پردہ کا معقول اور تسلی بخش انتظام ہو تو عورت بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔ لیکن گھر میں نماز کے لئے ایک الگ جگہ مخصوص کر کے وہاں اعتکاف بیٹھنا اس کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ اعتکاف کے دوران اگر عورت کو ماہواری شروع ہو جائے تو وہ اعتکاف ترک کر دے۔ اس حالت میں اس کا مسجد میں رہنا درست نہیں۔

رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر آتی ہے یہ بالعموم طاق راتوں میں تلاش کرنی چاہیئے۔ یہ بہت ہی بابرکت رات ہے اس میں قیام اور عبادت گزاری اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر مجھے لیلۃ القدر نظر آ جائے تو میں کیا دعا کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ یعنی اے میرے اللہ تُو معاف کرنے والا بخشش دینے والا ہے۔ بخشش اور معافی کو پسند کرتا ہے سو مجھے معاف کر دے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قبولیت دعا اور یوم جمعہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ قَالَ فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ قَالَ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا جَعَلَ يُشِيرُ بِيَدَيْهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتّٰى سَالَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا قَالَ فَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

ترجمہ:۔

محمد بن مقاتل نے ہم سے بیان کیا کہا عبداللہ بن مبارک نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا ہمیں اوزاعی نے بتایا کہ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری نے ہم سے بیان کیا انہوں نے کہا انسؓ بن مالک نے ہمیں بتایا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں میں قحط پڑا۔ اسی اثناء میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر لوگوں سے مخاطب تھے۔ ایک بدوی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے بال بچے بھوکے ہیں آپ ہمارے لئے دعا کریں کہ وہ بارش برسائے راوی کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور اس وقت آسمان میں ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا کہتے تھے کہ اتنے میں پہاڑوں کی طرح بادل امڈ آئے۔ اور ابھی آپ منبر سے اترے نہ تھے کہ میں نے دیکھا کہ آپ کی داڑھی پر سے بارش کے قطرے ٹپک رہے ہیں کہتے تھے کہ ہم پر سارا دن بارش ہوتی رہی اور اس کے دوسرے دن بھی، پھر دوسرے دن کے بعد بھی اور ان دنوں میں بھی جو بعد تھے دوسرے جمعہ تک۔ پھر وہی بدوی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ عمارتیں گر گئیں، جانور ڈوب گئے۔ آپ اللہ تعالےٰ سے ہمارے لئے دعا کریں۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا اے اللہ ہمارے آس پاس برسے اور ہم پر نہ برسے۔ انسؓ کہتے تھے چنانچہ آپ آسمان کے جس طرف اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ادھر سے بادل پھٹ جاتے۔ یہاں تک کہ مدینہ ایسا ہو گیا جیسے حوض میں ہے۔ اور مینہ اتنا برسا کہ قناۃ نالہ ایک ماہ تک بہتا رہا۔ کہتے تھے جو کوئی بھی کسی طرف سے آتا تو وہ کثرتِ باراں ہی کا ذکر کرتا

(صحیح بخاری)

تشریح:۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا بارش کے لئے دعا کرنا۔ اور بارش کے شروع ہو جانے تک منبر سے نہ اترنا ثابت کرتا ہے کہ آپ قصداً کھڑے رہے اور سمجھتے تھے کہ آپ نے قبولیت دعا کی گھڑی پائی۔ اور اس یقین کے ساتھ دعا کرتے رہے کہ قبول ہو کر رہے گی۔

دعا کی معنوی کیفیات میں سے ایک خاص کیفیت یہ بھی ہے کہ بسا اوقات دعا کرنے والے کو دعا کرنے کے اثناء میں ہی وجدانی طور پر قوی احساس ہو جاتا ہے کہ یہ دعا قبول ہو گئی۔ اس کیفیت میں فرحت و انبساط اور یقین کی آمیزش ہوتی ہے۔ دعا خود بخود دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ دل پر بڑا بھاری بوجھ تھا جو یک دم اٹھ گیا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت ایک بے پایاں سمندر ہے۔ اس کی کیفیات کا احاطہ و ادراک کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ ہم آپ کی دعا کے معجزانہ رنگ میں قبول ہونے سے صرف استدلال کر سکتے ہیں۔ کان من العباد من لو اقسم علی اللہ لابرّہ۔ بندوں میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو اگر اللہ کو قسم دیں تو وہ ان کی قسم پوری کر دے۔ صحیح مسلم میں بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا واقعہ منقول ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں:۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَحَسَرَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ
حَتّٰى أَصَابَهُ الْمَطَرُ وَقَالَ لِأَنَّهُ
حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ۔

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کپڑا ہٹا کر سر کھول دیا۔ پانی کے قطرے آپ پر پڑے تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ پانی ابھی ابھی اپنے رب سے مل کر آیا ہے۔ (تازہ ملاقات کر کے اور تازہ خبر لے کر) اس جملے کے یہ دونوں ہی مفہوم ہیں یعنی شان ربوبیت اس کی آمد سے ہویدا ہے۔ یہ فقرہ محبت کے گہرے جذبات میں ڈوبا ہوا ہے۔ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ کمال بلاغت مشحور ہے۔ اللہ تعالےٰ سے آپؐ کا جو عاشقانہ تعلق تھا۔ وہ آپؐ کے ان الفاظ سے عیاں ہے۔ بارش شروع ہونے پر آپؐ نے خطبہ بند نہیں کیا۔ بلکہ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ اس زور سے بارش ہوئی کہ چھت ٹپکنے لگی۔ جس سے آپؐ کی داڑھی پر بھی قطرے پڑے اور آپ نے سر سے چادر اتار کر عاشقانہ انداز میں شکریہ و محبت کے جذبات کا اظہار فرمایا۔ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ علم و ادب سے واقف اصحاب اس فقرے کی روح اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اردو زبان اس کی ترجمانی سے قاصر ہے۔ مفہوم اس کا یہ ہے کہ اسے اختیار ہے کہ داڑھی پر پڑے یا سر پر۔ دعا کی قبولیت کا تازہ نشان ہے۔ اور ایک ایسا مہمان ہے جو ابھی اپنے رب سے ملاقات کر کے آیا ہے۔ اس لئے یہ پانی پیارا ہے۔ اس کی خبر درست ہے اس کے ذریعے سے شان ربوبیت ظاہر ہوئی ہے۔ آسمان پہ کچھ نہ تھا اور آن واحد میں سب کچھ ہو گیا۔

دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے۔ ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے۔ وہ قربِ الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالےٰ کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالےٰ کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس کا متولی ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۵۹)

٭

عقیدۂ تثلیث اور اُس کا ردّ

(مکرم نعیم احمد صاحب شاد)

—(۲)—

ساتویں دلیل

جو دعویٰ مسیحی۔ مسیح کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اس کے جو دلائل دیتے ہیں اس قسم کا دعویٰ اور دلیل بعض اور اشخاص کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے مثلاً ہندو اپنے اوتاروں کے متعلق الوہیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ کرشنؑ کے متعلق یہی دعوے کرتے ہیں کیا وجہ ہے کہ اُن کو چھوڑ کر مسیح کو خدا مانا جائے عقل اس کو تسلیم نہیں کرتی

آٹھویں دلیل

ہم کسی چیز کو اس کی صفات کی بناء وہ چیز قرار دیتے ہیں خدا تعالیٰ کی عمومی صفات جو فریقین میں مسلم ہیں۔ وہ مسیح میں نہیں پائی جاتیں۔ مسیح نے کونسے کارہائے نمایاں کئے کہ اس کو خدا مانیں اس اعتراض کے جواب میں مسیحی کہا کرتے ہیں۔ کہ مسیح نے معجزات دکھائے جو ثبوت الوہیت ہیں۔ مگر عہدنامہ قدیم اور جدید سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کے معجزات فی ذاتہٖ دلیل الوہیت نہیں بن سکتے۔ کیونکہ :۔

ا۔ دوسرے انبیاء نے بھی ویسے ہی معجزات دکھائے جیسے مسیح نے دکھائے معجزات :۔ الیسع نے مردے زندہ کئے ۲۔ سلاطین ۴/۲۵۔ حزقیل نے ہزاروں مردے زندہ کئے حزقیل ۳۷/۱۰۔ ایلیا نے مردے زندہ کئے ۱۔ سلاطین ۱۷/۲۲۔ الیسع کی لاش نے مردہ زندہ کیا ۲۔ سلاطین ۱۳/۲۱۔ حضرت موسیٰؑ نے لکڑی میں جان ڈال کر سانپ بنا دیا خروج ۴/۳ موسیٰؑ اور ہارونؑ نے گرد و غبار سے جوئیں بنائیں۔ خروج ۸/۱۷ پطرس نے مردہ زندہ کیا اعمال ۹/۴۰-۴۱

II بیماروں کو اچھا کرنا یعنی مسیح بیماروں کو اچھا کیا کرتا تھا۔ یہ اُس کا سب سے بڑا معجزہ ہے اسلئے اس کی الوہیت ثابت ہے۔ لیکن جب عہدنامہ قدیم کا بغور مطالعہ کیا جائے تو درج ذیل مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے بھی بیماروں کو اچھا کیا پھر تو ان سب کو خدا کہنا چاہیئے گویا اس بات میں بھی مسیح کی وجہ فضیلت نظر نہیں آتی۔ الیسع نے نعمان جو کوڑھی تھا اس کو اچھا کیا۔ ۲۔ سلاطین ۵/۱۴

یوسف نے اپنے باپ کو آنکھیں دیں۔ پیدائش ۴۶/۴

III مسیح کا ایک معجزہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کھانے کو بڑھایا۔ اس وجہ سے وہ الٰہ ہیں یہ بات بھی وجہ فضیلت اور خدا ہونے پر دلیل نہیں کیونکہ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ اور نبیوں نے بھی کھانے کو بڑھایا :۔

ایلیا نے مٹھی بھر آٹے اور تیل کو بڑھا دیا کہ وہ سارا سال ختم نہ ہوا۔ (تمام نہ ہوا) ۱۔ سلاطین ۱۷/۱۲، ۱۳، ۱۶

الیسع نے برکت سے تیل بڑھا دیا ۲ سلاطین ۴/۲

IV مسیح کا ایک معجزہ یہ ہے کہ وہ بغیر کشتی کے دریا پر چلے۔ یہ معجزہ ان کی الوہیت پر دال نہیں کیونکہ دوسرے نبیوں کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے اس سے بڑے کام کئے۔

موسیٰؑ نے سونٹے مار کر سمندر کو پھاڑ دیا خروج ۱۴/۲۱-۲۲۔ یوشع بن نون نے یردن کو (یعنی دریائے اردن کو) خشک کر دیا۔ یوشع ۳/۱۴ ایلیا اور الیشع نے دریا کے دو ٹکڑے کر دئیے ۲ سلاطین ۲/۸-۱۵

معجزات فی ذاتہٖ ثبوت الوہیت نہیں کیونکہ مسیح نے حواریوں کو کہا کہ اگر ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو نہ صرف وہی کرو گے جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا بلکہ اس پہاڑ سے بھی اگر کہو گے اُکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یونہی ہو جائے گا اور جو کچھ دعا مانگو گے وہ سب کو ملے گا متی ۲۱/۲۱-۲۲

مرقس ۱۱/۲۲-۲۴، متی ۱۰/۱ میں لکھا ہے کہ اس نے بارہ شاگردوں کو پاس بلا کر ناپاک روحوں پر اختیار بخشا۔ کہ انکو نکالیں وہ ہر قسم کی بیماری اور کمزوری دور کریں۔ پھر مرقس ۱۶/۱۷-۱۸ میں لکھا ہے کہ ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے کہ وہ میرے نام پر بدروحوں کو نکالیں گے نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھا لیں گے۔ کوئی ہلاک کرنے والی چیز پی لیں گے تو ان کو کوئی ضرر نہ ہو گا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہو جائینگے یوحنا ۱۴/۱۲ میں لکھا ہے "کہ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا۔ بلکہ ان سے بھی بڑے کام کریگا کیونکہ میں باپ کے پاس جا رہا ہوں۔

معجزات اور نشانات صداقت الوہیت تو کیا بعض اوقات ثبوت صداقت کے طور پر پیش بھی نہیں کئے جا سکتے متی ۲۴/۲۴ میں لکھا ہے۔

"کیونکہ بعض جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے
وہ بڑے بڑے نشانات اور عجیب کام دکھائیں گے تم ہرگز
نہ ماننا" متی باب ۲۴

الغرض اناجیل اربعہ سے مسیحی۔ حضرت مسیح کی الوہیت اور تثلیث ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اناجیل سے اُن کی بھوت بھی ثابت نہیں ہوتی۔

نویں دلیل

حضرت مسیح نے یوحنا باب ۱۰ میں وضاحتاً بتا دیا کہ ان کے متعلق جو الفاظ خدا اور خدا کا بیٹا ہونے کے ہیں مجازاً اور استعارۃً ہیں اور یہود کے گذشتہ انبیاء کی طرح وہ بھی انسان ہیں۔ یہ حوالہ باقی حوالجات کے لئے ایک کلیہ قاعدہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ یہ ہے :۔

"میرا باپ جس نے انہیں مجھے دیا سب سے بڑا ہے اور کوئی انہیں میرے باپ کے ہاتھ سے چھین سکتا میں اور باپ ایک ہیں تب یہودیوں نے پتھر اٹھائے کہ اس کو پتھراؤ کریں یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام تمہیں دکھائے ان میں کس کام کے لئے تم مجھے پتھراؤ کرتے ہو۔ یہودیوں نے اُسے جواب دیا اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہیں بلکہ اسلئے تجھے پتھراؤ کرتے ہیں۔ کہ تو کفر بکتا ہے اور انسان ہو کے اپنے تئیں خدا بناتا ہے یسوع نے ان کو جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں نہیں لکھا کہ میں نے کہا تم خدا ہو جب اس نے انہیں جن کے پاس خدا کا کلام آیا تھا خدا کہا اور ممکن نہیں کتاب مقدس باطل ہو تم اسے جسے خدا نے مخصوص کیا جان لو کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے ... یوحنا ۱۰/۲۹-۳۶

پس اس واضح اور غیر مبہم حوالہ سے ثابت ہوا کہ مسیح نے اپنی الوہیت سے انکار کیا ہے اور خدا کا بندہ ہونے اور عاجز انسان ہونے کا اقرار کیا ہے لہٰذا اب انکار کی گنجائش نہیں رہتی کہ مسیح ابن آدم تھے۔

دسویں دلیل

اگر نظریہ تثلیث کے مطابق تینوں اقانیم کو Co-equal اور Co-eternal اور ازلی ابدی مانا جائے۔ اور بقول عبداللہ آتھم زمان و مکان کے لحاظ سے صفت بے حدی و بے نظری کی طرح اُن میں کوئی فرق نہ مانا جائے تو ہمارا سوال عیسائی حضرات سے یہ ہے کہ پھر ایک اقنوم کے باپ اور دوسرے کے بیٹا کہلانے کی کیا وجہ ہے؟ باپ اور بیٹا ہونا تو درجے یا زمانی تاخر کا متقاضی ہے اگر اس قسم کا کوئی تقدم تاخر اقانیم میں نہیں تو کلام نے یہ لغو نام کیوں دیا؟ اور کیا وجہ تخصیص ہے کہ ایک کو بیٹے کا نام دیا اور دوسرے کو باپ کا نام دیا کیا اس نام میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ کیا جس کو اس وقت تک باپ کہا جاتا ہے اسکو ابن اور جس کو ابن کہا جاتا رہا ہے اسکو باپ کہا جا سکتا ہے۔ اگر نہیں تو کوئی وجہ یا صفت ہوگی جس کی وجہ سے ایک کو دوسرے کا نام نہیں دیا جا سکتا گویا ایک اقنوم میں کوئی ایسی امتیازی صفت ہے۔ جو دوسرے میں نہیں پائی جاتی۔ پس ان صفات کی کمی بیشی ہے جو عیسائیوں کے نزدیک درست نہیں کیونکہ اقانیم ثلاثہ برابر ہیں لہٰذا اس بیان سے ثابت ہوا۔ تثلیث باطل اور خلاف عقل ہے۔

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء

۱۱؍جنوری ۶۸ء بروز جمعرات

اجلاس اوّل

۱۵-۹ تا ۴۵-۹ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۴۵-۹ — افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱ — محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب بہاولپور — معرفت الٰہی اور اسکے حصول کے طریق

۰۰-۱۱ تا ۴۵-۱۱ — محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ — سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۵-۱۱ تا ۰۰-۱۲ — اعلانات

۰۰-۱۲ تا ۳۰-۱ — تیاری نماز

۳۰-۱ تا ۰۰-۲ — نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

۰۰-۲ تا ۱۵-۲ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۵-۲ تا ۰۰-۳ — قاضی محمد نذیر لائل پوری ناظر اصلاح و ارشاد — حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع الی اللہ

۰۰-۳ تا ۴۵-۳ — محترم مرزی عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ — احمدیت پر اعتراضات کے جوابات

۴۵-۳ تا ۳۰-۴ — محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ — صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۲؍جنوری ۶۸ء (بروز جمعہ)

(اجلاس اوّل)

۱۵-۹ تا ۳۰-۹ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۳۰-۹ تا ۱۵-۱۰ — محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور — ذکر حبیب علیہ السلام

۱۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱ — محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید — احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟

۰۰-۱۱ تا ۴۵-۱۱ — محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل — برکات خلافت

۴۵-۱۱ تا ۰۰-۱۲ — اعلانات

۰۰-۱۲ تا ۰۰-۱ — تیاری نماز

۰۰-۱ تا ۰۰-۲ — نماز جمعۃ المبارک و عصر

(اجلاس دوم)

۰۰-۲ تا ۱۵-۲ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۵-۲ سے خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۳؍جنوری ۶۸ء (بروز ہفتہ)

(اجلاس اوّل)

۱۵-۹ تا ۳۰-۹ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۳۰-۹ تا ۱۵-۱۰ — محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ — یاجوج ماجوج اور انکا انجام

حقائق ونکات

گئو رکھشا کا نیا روپ

مندرجہ بالا عنوان کے تحت "صدق جدید" لکھنؤ رقمطراز ہے:-

اسٹیٹسمین (۱۲؍نومبر) کے اسٹاف رپورٹر کے قلم سے:-

"میٹرو پالیٹین کونسل کی جو کمیٹی نو ممبروں کی تحفظ گائے (ذبیحہ) بل ۱۹۶۶ء پر غور کرنے کے لئے بنائی گئی تھی اس نے اپنی رپورٹ پیش کی ہے کہ حدود دہلی کے اندر گائے کے گوشت کا بکنا، بکنا، درآمد ہونا برآمد ہونا سب قانونی جرم قرار دیا جائے۔ جس کی سزا پانچ سال قید سخت ہو مع ایک ہزار جرمانے کے۔ اور اس کمیٹی میں کانگرسی ممبر بھی شریک تھے۔ کونسل سے پاس ہونے کے بعد یہ بل پارلیمنٹ کے سامنے منظوری کے لئے جائے گا۔"

اسکے معنی غالباً یہی ہوئے کہ اب تک دہلی کے بڑے اور اونچے ہوٹلوں میں بیرونی سیاحوں کو جو اپنی بڑی مرغوب غذا (بیف) افراط سے مل جاتی تھی۔ یہ ملنا بند ہو جائے گی — تجارتی منفعت اور غیر ملکی سیاحوں کی خاطر داری یقیناً بڑی چیزیں ہیں لیکن بہرحال ہندو دھرم کے تقاضے اس سیکولر راج میں ان سے بھی اہم و مقدم ہیں۔" (صدق جدید ...)

موجودہ ہندوؤں کے نزدیک گائے بڑا مقدس جانور ہے اور اکثر ہندو دیوتا مانکر اس کی پوجا بھی کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بعض کے نزدیک تو گائے کا گوبر اور پیشاب بھی پوتر ہے جب انسان کسی طرف گرتا ہے تو اس کا اسفل السافلین میں پہنچ جانا کوئی بڑی بات نہیں کسی جانور کے گوبر اور پیشاب کو پوتر سمجھنا پوجا پاٹ میں مبالغہ کی حد ہے تاہم ہمیں اس سے غرض نہیں جو چیز کسی شخص کے نزدیک پوتر اور مقدس ٹھہر گئی ہے اس کو حق ہے کہ اس سے جیسا سلوک چاہے کرے۔ اور میٹرو پالیٹین کونسل کی کمیٹی نے جو فیصلہ کیا ہے اس لحاظ سے اس پر اعتراض جائز نہیں ہے۔ یہ فیصلہ ہندوؤں کی اکثریت کی خوشنودی کے لئے کیا گیا ہے۔ البتہ ایسا اصول اس لحاظ سے درست نہیں ہے کہ ایک قوم کی خوشنودی کے لئے خواہ وہ اکثریت میں ہی کیوں نہ ہو دوسری اقوام پر بھی اس تقدس کی پابندی لازمی قرار دی جائے۔

ہندوستان میں بہت سے لوگ پتھروں۔ مٹی اور لکڑی کے بُت بناکر پوجتے ہیں اور کئی درختوں کو بھی مقدس قرار دیتے ہیں اگر محض اسلئے کہ یہ ہندوؤں کے لئے یا کسی اور مذہبی گروہ کے لئے مقدس اشیاء ہیں ان کا کوئی ایسا استعمال نہ کیا جائے جو ان کے تقدس کے منافی سمجھا جا سکتا ہے تو یہ ایک بڑی مصیبت ہے جس کو خود پوجنے والے بھی شاید برداشت نہ کر سکیں۔ اس لئے جن لوگوں کے نزدیک گائے بھی دوسرے مفید جانوروں کی طرح محض ایک مفید جانور ہے اور اس میں کسی خاص تقدس کی کوئی بات نہیں اور وہ اس کا گوشت کھانا جائز قرار دیتے ہیں تو ایسی صورت میں دوسروں پر پابندی لگانا سخت بے انصافی ہے اور کسی ملک کے لئے جو خواہ سیکولر نہ بھی ہو قابل افتخار نہیں۔ (ع۔ ص۔ ا۔ پ)

۱۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱ — محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید — بیرونی ممالک میں اسلام کی اشاعت

۰۰-۱۱ تا ۴۵-۱۱ — محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت — اقتصادی مشکلات کا حل اسلام میں

۴۵-۱۱ تا ۰۰-۱۲ — اعلانات

۰۰-۱۲ تا ۳۰-۱ — تیاری نماز

۳۰-۱ تا ۰۰-۲ — نماز ظہر و عصر

(اجلاس دوم)

۰۰-۲ تا ۱۵-۲ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۵-۲ — خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(قاضی محمد نذیر لائل پوری
ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوائی تولہ -/۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے -/۲۰ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اس کے باوجود اس پابندی کے متعلق ایک بات ہے جو واقعی قابل غور ہے۔ خواہ یہ پابندی شورش پسندوں کے خوف سے ہی لگائی گئی ہو پھر بھی یہ جذبہ قابل تعریف ہے کہ کیبنٹ نے اس نقصان کو برداشت کرنا قبول کر لیا ہے مگر ملک و قوم کی اکثریت کی خواہشات کو نظر انداز نہیں کیا۔ اگر اس فیصلہ کے نتیجہ میں کم از کم دلی میں امن ہو جائے تو یہ بڑی غنیمت ہے

ہم اہل پاکستان اس سے سبق سیکھ سکتے ہیں یہ ایک اسلامی ملک ہے اور اسلام میں شراب حرام ہے اگر ہم شراب کی آمدنی کی کمی کو برداشت کر لیں تو یہاں ممانعت شراب کا قانون نافذ کیا جا سکتا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ غیر مسلم اقوام بھی ایسے قانون کو خوش آمدید کہنے کو تیار ہوں گی ہمارا مطلب یہ ہے کہ پاکستان میں شراب بلا استثناء قطعاً ممنوع قرار دی جا سکتی ہے۔ اگر دہلی میں گورنمنٹ بغیر گائے کے گوشت کے گذارا کر سکتی ہے تو کراچی اور لاہور میں بھی وہ بغیر شراب کے زندہ رہ سکتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ شروع شروع میں یہ نقصان بہت محسوس ہوگا۔ لیکن اخلاقی فائدہ کے لئے ایسا مالی نقصان ایک اسلامی ملک کے لئے چنداں ناخوشگوار نہیں ہونا چاہیئے

ذبیحہ گاؤ کے خلاف تو ہندوؤں ہی کو اعتراض ہے لیکن آج شراب کی تباہیاں اس قدر واضح ہو چکی ہیں کہ شراب استعمال کرنے والے خود اس کے نتائج سے نالاں ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں لاکھوں گھر انے محض شراب کی وجہ سے تباہ ہوتے رہتے ہیں اور افسوس ہے کہ یہ مرض اب مشرقی ممالک میں بھی پھیلتا جا رہا ہے۔ اور اگر پاکستان نے اس بارے میں کوئی اقدام نہ کیا تو یقیناً یہ امر ہمارے اسلامی ہونے پر ایک بدنما دھبہ ہے۔

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم برادرم چوہدری فضل احمد صاحب نصرت آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰-۱۱-۶۷ بروز جمعہ بوقت ۱۱ بجے صبح پانچواں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام منور احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر)

۲۔ میرے محترم بھائی محمد رفیع صاحب مکینک بیٹر کی اہلیہ صاحبہ لیّہ میں سخت بیمار ہیں۔

(بشیر احمد جیلانی منڈی بہاء الدین گجرات)

۳۔ برادرم عبدالرشید صاحب بنگوی آج کل میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں بلڈ پریشر کا سخت حملہ ہوا تھا۔ (حبیب اللہ سیالی نائب وکیل المال ربوہ)

۴۔ خاکسار کے والدین عدن میں مقیم ہیں۔ ملکی حالات دگرگوں ہونے کی وجہ سے آجکل وہاں سے بہت تشویشناک خبریں آرہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پُر خطر حالات میں ان کا حافظ و ناصر ہوں اور انہیں بخریت وطن واپس لائے (مرزا مسعود احمد ابن مرزا مبارک احمد)

۵۔ میری بیوی بعارضہ سخت کھانسی اور میرا لڑکا حمید احمد بعارضہ پرانی کھانسی اور رسولیہ سے بیمار ہیں اور بعض دیگر کاروباری مشکلات ہیں (ملک اللہ رکھا لائل پور)

۶۔ میرا چچازاد بھائی محمد انعام فرنیچر کے گرنے کی وجہ سے دائیں ٹانگ کی ہڈی میں فریکچر ہوگیا ہے (محمد انشرہ پرویز مزنگ لاہور)

۷۔ خاکسار کے والد صاحب منشی فضل کریم صاحب کا بروز منگل آنکھ کا اپریشن ہو گیا ہے

(حافظ محمد اکرم حفیظ لائلپور)

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت

میری بیوی امۃ الحکیم صاحبہ کا ۲۰ نومبر ۱۹۶۷ء کو انتقال ہو گیا۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

تین چھوٹے چھوٹے بچے اپنی یادگار چھوڑ گئی ہیں مرحومہ بہت نیک تھی۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمادیں۔

(سرفراز علی دادکینٹ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ آنکھوں کی بیشتر امراض، ککرے موتیا جالا، پھولا، کیلئے مفید ہے نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جو جنوری ۱۹۶۸ء میں منعقد ہو رہا ہے کے سلسلہ میں چھوٹا گوشت اور بڑا گوشت فراہم کرنے کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ خواہشمند احباب توجہ فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ہمدرد نسواں

اسقاط حمل اور بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اس کے لئے مفید و مجرب نسخہ۔ مکمل کورس ۲۰/- روپے

اکسیر جنین

اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال بہت ہی مفید ہوتا ہے۔ فی تولہ ۱۰ روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

حمائل انگلش

یعنی

قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

نیا ایڈیشن

ملنے کا پتہ

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

زکوٰۃ

— کی ادائیگی اموال کو — بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

قابل اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (منیجر)

وقت کی پابند۔ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس۔ عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودہا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۰۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ سہ پہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۳۰
لاہور تا سرگودہا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۶-۴۰	۷-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۰-۴۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳۰ سہ پہر	۲-۰۰	۲-۱۰	۳-۳۰	۴-۱۰	۵-۳۰	۶-۳۰
سرگودہا تا گوجرانوالہ	۵-۴۵	۹-۱۵	۳-۳۰ سہ پہر														
گوجرانوالہ تا سرگودہا	۴-۱۵	۹-۳۰	۳-۳۰ سہ پہر														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل کریں

(محمد علی ظفر منیجر)

احباب ہمیشہ اپنا قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (منیجر)

جوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون نمبر ۳۴

بہترین مال | شیخ جنرل اسٹور بالمقابل ایوانِ محمود کمیٹی بازار ربوہ | بارعایت دام

نور کاجل کی شہرت اور قبولیت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں:-

"میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کاجل تیار کردہ خورشید دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفۃً یہی کاجل بھجواتی ہوں بچوں کے لئے بھی بہت مفید پایا ہے"

قیمت: سوا روپیہ۔

تیار کردہ:- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ فون نمبر ۳۸

نغمۂ اکمل

حضرت قاضی اکمل صاحبؓ کی دلگداز اور پُر تاثیر نظموں کا مجموعہ

جو آپ نے ۱۹۰۶ء سے ۱۹۶۶ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عشق میں کہیں، پہلی دفعہ یکجا کر دی گئی ہیں جہاں یہ کتاب پرانے احمدی احباب کے لئے سلسلہ کی روایات اور قادیان کی یاد کو تازہ کرنے کی باعث ہوگی۔ وہاں احمدی نوجوانوں اور بچوں کو اپنے بزرگوں کے عقائد اور تاریخ سے روشناس کرانے کا موجب ہوگی۔ ہر نظم کسی نہ کسی واقعہ اور موقع سے تعلق رکھتی ہے ہر احمدی گھرانے میں اس کا موجود ہونا ضروری ہے۔

کاغذ نفیس۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب سرورق آرٹ پیپر قیمت -/۷
حجم ۵۳۵ صفحات جلسہ سالانہ پر کتب فروش صاحبان سے مل سکے گی،
کاپی ریزرو کے لئے لکھیں جنید ہاشمی مکتبہ یادگار اکمل۔ ربوہ

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ

اطبا، ڈاکٹر، وید سادات اور علماء ربّانی بزرگ ہستیوں کو گواہ پاور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جملہ امراضِ چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے فی تولہ ۲ روپے

طاقت کی دوائی

کمزور نوجوانوں کا دوبارہ زندگی بخش علاج
مکمل کورس ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جانے یا پیدا ہو کر مر جانے کے لئے استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس ۱۸ روپے

ادویات ملنے کا پتہ:- شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

قوم کا نصرت آرٹ پریس

آپ کی ضرورت کے لئے لیٹر پیڈ اور کیش میمو وغیرہ کی نہایت عمدہ طباعت کرتا ہے جماعت کے مخلصین ہمیشہ دور دور سے آرڈر بھجواتے رہتے ہیں احباب کی ضرورت کیلئے الیس اللہ بکاف عبدہ کے الفاظ چھاپ کر نصرت رائٹنگ پیڈ بھی تیار کئے ہوئے ہیں لہٰذا ہمیشہ یہی پیڈ استعمال فرمائیں نیز اپنے ماحول کے لیٹر پیڈ بھی ہم سے چھپوا کر ممنون فرمائیں۔ مزید معلومات کے لئے بذریعہ کارڈ یاد فرمائیں۔ منیجر نصرت آرٹ پریس۔ گول بازار۔ ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل چیڑ کافی تعداد میں موجود ہے
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں،
سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

ماہنامہ
تحریک جدید
ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار!

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں
اور
غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں،

سالانہ چندہ صرف ۲ روپے۔
(مینیجر ایڈیٹر)

۷۰ فی صدی کمیشن

آفتابی سلاجیت (ایشیائی حکماء و ڈاکٹر) نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔ ہڈیوں کی سل، وجع المفاصل، درد کمر میں خاص طور پر مفید ہے۔ غذائی اجزاء سے بھرپور عورتوں مردوں کو یکساں مفید ہے خالص معیاری مال ہم سے خریدیں۔ خوراک ۳ ماشہ ہمراہ دودھ صبح و شام قیمت ۳۰ تولہ ۱۰ روپے علاوہ محصول ڈاک، پتہ:-
مینیجر جڑی بوٹی سپلائی ماسٹر گڑھی روڈ ضلع ہزارہ

لائل پور میں اپنی نوعیت کی واحد دکان

جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ، سیٹ بستر، فرشی دریاں، کھیس تولئے، جائے نماز، تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں۔
دی سٹیم سپیشلٹی ہاؤس چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائل پور

معاونِ
الشافی

جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے
موسمی بخار، نمونیہ، کھانسی اور نزلہ وغیرہ کی ابتدائی حالت میں چند خوراکوں میں شفا بخشتی ہے۔ انشاء اللہ۔
قیمت فی پیکٹ ایک سو خوراکیں ۱۔۵۰ روپیہ
دو پیکٹ اکٹھے منگوانے پر محصول ڈاک معاف
ہومیو پیتھ ڈاکٹر ایس اے مجاہد حافظ آباد گوجرانوالہ

درخواستِ دعا

مورخہ ۲۹/۱۱ عزیزم برادرم عبدالسمیع صاحب کوثر کا گردے کا اپریشن نبوی ہسپتال کراچی میں ہوا ہے الحمد للہ اپریشن کامیاب رہا۔ احباب کی خدمت میں اپریشن کی جملہ تکالیف اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے
(خاکسار منظور احمد خان ربوہ)

ضروری اعلان!

گزشتہ دنوں لاہور میں خاکسار کے متعلق کسی شخص نے یہ افواہ پھیلا دی کہ خدانخواستہ میں سکوٹر کے حادثہ میں وفات پا گیا ہوں جس پر بہت سے دوستوں عزیزوں نے خاکسار کی خیریت دریافت کی اسی طرح کئی غیر از جماعت دوستوں نے بھی بذریعہ خطوط اور ٹیلی فون خیریت کے متعلق دریافت کیا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے خاکسار خدا کے فضل سے ہر طرح خیریت سے ہے اور ان تمام دوست احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے محض انسانی ہمدردی کے تحت خاکسار کے متعلق دریافت کیا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔
بشیر احمد طاہر آف لائل پور
حال دارالرحمت شرقی ربوہ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۴ر نومبر تا ۳۰ نومبر ۶۷ء

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ حضور مورخہ ۲۵ر نومبر کو ایک سفر پر تشریف لے گئے تھے، مورخہ ۲۷ر نومبر کی شام کو بخیریت واپس تشریف لے آئے۔

۲۔ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کے لئے پاکستانی احمدی زائرین کا جو قافلہ ۲۳ر نومبر کو یہاں سے روانہ ہوا تھا۔ وہ مرکز سلسلہ کی برکات سے مستفیض ہونے کے بعد مورخہ ۲۸ر نومبر بخیریت واپس پہنچ گیا۔ قادیان کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۴ر نومبر کو شروع ہو کر ۲۶ر نومبر کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ سالانہ میں ہندوستان کے طول و عرض سے بھی احباب نے تشریف لا کر شرکت فرمائی۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص پیغام ارسال فرمایا جو جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا۔

۳۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ سندھ کے دورہ سے بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۴۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میجر جنرل اختر حسین اور میجر جنرل عبدالعلی صاحب کے والد ماجد محترم ملک غلام نبی صاحب ریٹائرڈ اے ڈی آئی۔ مورخہ ۲۷ر نومبر کو اٹھہتر سال کی عمر میں بمقام جہلم وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ میجر جنرل عبدالعلی صاحب جنازہ ربوہ لائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

۵ مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے اعلان کیا ہے کہ حسب سابق امسال بھی رمضان المبارک میں مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر قرآن کریم کا درس ہوا کرے گا۔ نظارت نے مرکز اور بیرونی جماعتوں میں نماز تراویح پڑھانے کے لئے حفاظ کا بھی انتظام کیا ہے۔

فارم تجنید لجنہ اماء اللہ

فارم رکنیت لجنہ اماء اللہ جملہ لجنات کو بھجوایا جا رہا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ ذیل ارشادات کی روشنی میں ہر احمدی عورت سے یہ فارم پُر کروایا جائے اور پھر مرکز میں واپس ارسال کر دیا جائے۔ حضرت اقدس رضؓ نے اپنی تقریر ۱۹۲۴ء میں فرمایا:-

"لجنہ اپنے آپ کو منظم کرے اور ایک ہفتہ کے اندر اندر سب جوان بوڑھی عورتوں کو جمع کر کے ان کی تعداد معلوم کرے ۔۔ ۔۔۔ ان کو لجنہ میں داخل کرے اور جو داخل نہ ہو اس کے متعلق سمجھ لو کہ وہ احمدی نہیں"۔

پھر فرمایا: "پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کا فرض ہوگا کہ وہ سب عورتوں کو جلسہ میں شریک کرے اگر تم پچاس فی صد عورتوں کو جلسہ میں لاؤ گی تو باقی پچاس فی صدی عورتوں کو تم مار رہی ہو گی"۔ (سیکرٹری تجنید لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

یونان نے ترکی کے تمام مطالبات تسلیم کر لئے

القرہ یکم دسمبر۔ انقرہ کے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر میکاریوس یونانی نیشنل گارڈ کی تنظیم توڑنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ شرط عائد کی ہے کہ یونان اور ترکی دونوں اپنی فوجیں نکال لیں۔ ان ذرائع نے کہا کہ صدر میکاریوس نے اپنی رضامندی کا اظہار صدر جانسن کے ایلچی مسٹر وینس سے اپنی طویل بات چیت کے دوران کیا۔ میکاریوس نیشنل گارڈ کی تنظیم کو ختم کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں لیکن اس بات کا امکان ہے کہ کل تک سمجھوتہ کی تفصیلات کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اور اس طرح اگر کوئی غیر متوقع صورت حال پیدا نہ ہوئی تو بنیادی طور پر ترکی کے تمام مطالبات پورے ہو جائیں گے۔

حکومت ہر شخص کو طبی سہولتیں فراہم کرنے کی خواہش مند ہے

پشاور یکم دسمبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ حکومت ہر شخص کو طبی سہولتیں مہیا کرنے کی خواہش مند ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جا رہے ہیں وہ پشاور یونیورسٹی میں ڈیڑھ کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والے ایوب ٹیچنگ ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔

گورنر مغربی پاکستان نے کہا کہ صوبے میں طبی سہولتیں مہیا کرنے کے کام کی رفتار تسلی بخش ہے۔ اور بہت سا کام ہو چکا ہے۔ تاہم ابھی کافی کام کرنا باقی ہے انہوں نے ڈاکٹروں اور اساتذہ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران انسانیت کی بے لوث خدمت کو اپنا بنیادی اصول بنائیں۔

شام نے عرب سربراہوں کی کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیا

تونس یکم دسمبر۔ شام نے ۹ر دسمبر کو رباط میں ہونے والی عرب سربراہوں کی کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیا ہے اور اس کی بجائے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اسرائیل کا مقابلہ کرنے کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ، الجزائر اور عراق اور شام کا دفاق قائم کیا جائے شام کے صدر العطاسی نے اعلان کیا ہے کہ سوشلسٹ عرب ملکوں کے وفاق کے سوا اسرائیل سے انتقام لینے کا اور کوئی طریقہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

چین ایک سال میں ایٹمی بلاسٹک میزائل تیار کر لے گا۔

لندن یکم دسمبر۔ چین آئندہ ایک سال میں یعنی درمیانے درجے کے ایٹمی بلاسٹک میزائل تیار کر لے گا۔ یہ انکشاف خلائی امور سے متعلق ایک برطانوی جریدے نے کیا ہے اس جریدے نے لکھا ہے کہ ۱۹۷۰ء کے اوائل تک بین البراعظمی بلاسٹک میزائل کی تیاری میں ابتدائی کامیابی حاصل کر لے گا اور سال کے دوران کے وسط تک وہ اس میدان میں ایک بڑی طاقت بن جائے گا

صدر ٹیٹو پاکستان کا دورہ کریں گے،

بلغراد یکم دسمبر۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو اس سال یا آئندہ سال کے اوائل میں ایشیا اور افریقہ کے کئی ممالک کا دورہ کریں گے۔ صدر ٹیٹو اس دورے میں پاکستان، الجزائر، ایتھوپیا، کمبوڈیا، اور بھارت جائیں گے۔

کراچی کے سفارتی ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر ٹیٹو آئندہ سال جنوری میں پاکستان کا سرکاری دورہ کریں گے۔

کلکتہ میں زبردست ہنگامے شروع ہو گئے،

کلکتہ یکم دسمبر۔ مغربی بنگال کے صدر مقام کلکتہ میں پولیس اور عوام میں زبردست جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ شہر میں مکمل ہڑتال ہے۔ اور ہر قسم کے ذرائع مواصلات معطل ہو گئے ہیں۔ ایئر انڈیا کی بھی تقریباً تمام سروسیں قریباً منسوخ کر دی گئی ہیں۔ بلیا گھاٹ میں ایک بم پھٹا جس سے زبردست جان و مال نقصان ہوا۔